وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ
تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ
الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾
فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
11 ع 9 1 بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَ
اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ
بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ
فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا
أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾

(83) عیسائیوں کے دل نرم ہیں جیسے نجاشی اور اس کے ساتھی۔ جب نازل شدہ قرآن کی تلاوت سن کر انھیں علم ہو جاتا ہے کہ یہ حق ہے تو وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے رو پڑتے ہیں کیونکہ جو عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے، وہ اسے پہچانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمارا شمار بھی امتِ محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کر دے، جو امت قیامت کے دن لوگوں پر حجت ہوگی۔

(84) ہمیں اللہ تعالیٰ پر اور اس نازل شدہ حق پر ایمان لانے میں کیا رکاوٹ ہے جسے ہمارے پاس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں؟ جبکہ ہم انبیاء علیہم السلام اور ان کے اُن پیروکاروں کے ساتھ مل کر جنت میں جانے کے آرزومند ہیں جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے اور اس کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

(85) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے ایمان اور حق کے اعتراف کے صلے میں ایسی جنتوں کا وارث بنایا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ نیکوکاروں کی جزا ہے کہ انھوں نے بغیر کسی شرط اور قید کے حق کی پیروی اور غلامی اختیار کی۔

(86) اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو جھٹلایا جو اس نے اپنے رسول پر نازل کیں، تو یہی لوگ دہکتی آگ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی نہ نکل سکیں گے۔

(87) اے ایمان والو! کھانے پینے اور نکاح شادی سے متعلق لذیذ، پاکیزہ اور حلال چیزوں کو خود پر حرام نہ کرو، نہ زہد کی آڑ میں اور نہ عبادت سمجھ کر۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی حدود سے تجاوز کرو۔ اللہ اپنی حدیں عبور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

(88) اللہ تعالیٰ جو حلال اور پاکیزہ رزق تمھیں عطا کرے، اس میں سے کھاؤ۔ اگر وہ حرام ہو جیسے کسی سے غصب کیا گیا ہو یا خبیث اور ناپاک ہو تو اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہی ذات ہے جس پر تم ایمان رکھتے ہو اور اس پر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

(89) اے مومنو! اللہ تعالیٰ ان قسموں پر تمھارا مؤاخذہ نہیں کرے گا جو غیر ارادی طور پر تمھاری زبانوں پر جاری ہو جاتی ہیں۔ وہ تو صرف ان قسموں کا مؤاخذہ کرے گا جو تم نے دلی ارادے اور پختہ عزم کے ساتھ کھائی ہوں اور پھر انھیں توڑ دیا ہو۔ پھر اگر تم نے ان ارادی قسموں کو توڑنے پر درج ذیل تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کر لیا تو اللہ تعالیٰ قسم توڑنے کا تمھارا گناہ بھی مٹا دے گا۔ وہ تین کام یہ ہیں: دس افراد کو اپنے شہر کے لوگوں کے کھانے کے مطابق درمیانے درجے کا کھانا کھلانا۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر مسکین کو آدھا صاع تقریباً سوا ($1\frac{1}{4}$) کلو غلہ دیا جائے۔ یا معروف طریقے کے مطابق دس مسکینوں کو کپڑے دینا یا ایک مومن گردن آزاد کرنا۔ جب قسم کا کفارہ دینے والا ان تینوں میں سے کوئی کام کرنے کی قدرت نہ پائے تو پھر کفارے کے طور پر تین روزے رکھ لے۔ اے مومنو! یہ مذکورہ کفارہ اس صورت میں ہے جب تم اللہ کی قسم کھاؤ اور پھر اسے پورا نہ کر سکو۔ اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے سے بچو اور بہت زیادہ قسمیں بھی نہ کھاؤ۔ جب قسم کھاؤ تو پھر اسے پورا کرنے کی کوشش کرو۔ ہاں، اگر پورا نہ کرنے میں خیر اور بھلائی ہو تو پھر کفارہ دے دو اور وہ خیر کا کام کر لو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی وضاحت کی ہے، اسی طرح وہ تمھارے لیے حلال و حرام بیان کرنے والے احکام کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمھیں وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔

فوائد: ❀ پاکیزہ اور حلال روزی تلاش کرنے اور حرام اور ناپاک روزی کو ترک کرنے کا حکم ہے۔

❀ دلی ارادے کے بغیر فضول قسم پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ مؤاخذہ اس قسم پر ہے جو پختہ عزم سے کھائی جائے کہ وہ یہ کام ضرور کرے گا یا یہ کام کسی صورت نہیں کرے گا۔

❀ قسم کے کفارے کا بیان: قسم توڑنے پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انھیں لباس دینا یا ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر اپنی قسم کا کفارہ دینے والا مذکورہ تینوں کاموں میں سے کسی کام کی بھی ہمت و قدرت نہ پائے تو پھر قسم کے کفارے کے طور پر تین روزے رکھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا
يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا 12 ع 2
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ
رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ
ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ
مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ
عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

(90) اے ایمان والو! عقل چھین لینے والی نشہ آور چیزیں اور جوا جس میں دونوں جانب سے انعام ہو (کہ جو ہار گیا، وہ دے گا) اور وہ پتھر کی مورتیاں جن کی تعظیم کے لیے مشرکین جانور ذبح کرتے ہیں یا ان کی عبادت کرنے کے لیے انھیں نصب کرتے ہیں اور وہ پانسے کے تیر جن سے وہ اپنی غیبی قسمت معلوم کرتے ہیں، یہ سب پلید اور گناہ کے کام ہیں جنھیں شیطان نے سجا کر پیش کر دیا ہے، لہٰذا ان سے دور رہو تاکہ تم دنیا میں باعزت زندگی گزار کر کامیاب ہو سکو اور آخرت میں جنت کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا سکو۔ (91) یقیناً شیطان کا نشہ آور چیزوں اور جوئے کو خوشنما بنانے سے مقصد یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے تمھارے دلوں میں دشمنی اور نفرت پیدا کرے اور تمھیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روکے۔ تو اے مومنو! کیا تم ان حرام کاموں سے باز آنے والے بنو گے؟ بلا شبہ تمھارے شایانِ شان یہی ہے، لہٰذا باز آ جاؤ۔ (92) شریعت نے جس بات کا حکم دیا ہے، اسے مان کر اور جس سے منع کیا ہے، اس سے باز رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے بچو۔ اگر تم نے ان کی اطاعت سے منہ موڑا تو یہ جان لو کہ ہمارے رسول کی ذمہ داری ان احکام کو پہنچانا ہے جن کے پہنچانے کا انھیں اللہ نے حکم دیا ہے اور یقیناً انھوں نے اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔ اب اگر تم ہدایت پاؤ تو اس میں تمھارا بھلا ہے اور اگر تم نے برا کیا تو اس کا وبال بھی تم پر ہے۔

جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو بعض اہلِ ایمان نے اپنے ان مسلمان بھائیوں کا حال جاننے کی تمنا کی جو شراب کی حرمت سے پہلے حالتِ اسلام میں فوت ہو گئے تھے۔ تب درج ذیل آیت نازل ہوئی: (93) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کا قرب تلاش کرنے کے لیے نیک اعمال کیے تو انھیں اس شراب پینے کا کوئی گناہ نہیں جو انھوں نے حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے پی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتے رہے، اللہ کی ناراضی سے ڈرتے رہے۔ وہ اس پر ایمان رکھنے والے اور نیک اعمال پر کاربند تھے، پھر اللہ تعالیٰ کا خوف مزید بڑھا اور وہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنے لگے گویا وہ اسے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی اس طرح عبادت کرتے ہیں گویا وہ اسے دیکھ رہے ہوں، کیونکہ اس میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا احساس پایا جاتا ہے۔ اور یہی چیز بندۂ مومن کے عمل میں خوبصورتی، اخلاص اور خوبی پیدا کرتی ہے۔ (94) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمھارے احرام کی حالت میں خشکی کے شکار تمھاری طرف بھیج کر تمھیں ضرور آزمائے گا۔ وہ تمھارے اتنے قریب آئیں گے کہ چھوٹے شکار تم اپنے ہاتھوں سے پکڑ سکو گے اور بڑے جانور اپنے نیزوں سے شکار کر سکو گے تاکہ اللہ تعالیٰ جانچ پڑتال کرے کہ اس کے علم پر کامل ایمان کی وجہ سے غیب میں کون اس سے ڈرتا ہے، چنانچہ وہ اپنے خالق کے ڈر سے شکار سے رک جائے، وہ خالق جس سے اس کا کوئی عمل چھپا نہیں، پھر جو حد سے آگے بڑھا اور حج وعمرہ کے احرام کے دوران میں شکار کیا تو اس کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا کیونکہ اس نے ایسے کام کا ارتکاب کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہوا تھا۔ (95) اے ایمان والو! جب تم حج وعمرہ کے احرام میں ہو تو خشکی کے شکار کو نہ مارو۔ جس نے تم میں سے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اسے اس شکار سے ملتے جلتے جانور، جیسے: اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ میں سے اس کا فدیہ دینا ہوگا۔ اس جانور کا فیصلہ وہ دو آدمی کریں گے جو مسلمانوں کے درمیان عادل ہوں۔ وہ جس جانور کے فدیے کا فیصلہ کریں گے، اسے ہدی کی طرح مکہ بھیجا جائے گا اور وہاں حدود حرم میں ذبح کیا جائے گا یا اس کی قیمت کے برابر غلہ حرم کے فقراء کو دیا جائے گا۔ ہر فقیر کو آدھا صاع ($1\frac{1}{4}$ کلو تقریباً) غلہ ملے گا۔ یا پھر ہر آدھے صاع غلے کے عوض ایک روزہ رکھے۔ یہ سب کچھ شکار کرنے والے کو اس کے اقدام اور جرم کا مزہ چکھانے کے لیے ہے۔ اس حکم سے پہلے جو آدمی حدود حرم میں شکار کر چکا یا حالتِ احرام میں خشکی کے شکار کو قتل کر چکا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرما دیا ہے اور جو حرمت کا حکم نازل ہونے کے بعد شکار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اسے اس پر عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ قوی اور طاقتور ہے اور اس کے قوی ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ جس نافرمان سے چاہے، انتقام لے، کوئی روکنے والا اسے روک نہیں سکتا۔

فوائد: ❀ ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿... اِنَّمَا الْخَمْرُ ......﴾ شراب کے بارے میں نازل ہونے والی آخری آیت ہے اور یہ شراب کی حرمت کی واضح دلیل ہے۔ ❀ جو چیز حرام نہیں یا کسی آدمی کو اس کی حرمت کا علم نہیں اور وہ اسے استعمال کر لیتا ہے، اس پر اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ ❀ حج وعمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے شکار کرنے کی حرمت اور شکار کو مارنے کے کفارے کا بیان۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو حرام قرار دینے کی حکمت یہ ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے اپنے بندوں کی آزمائش اور جانچ پڑتال کرتا ہے اور کفارے کا مقصد ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی سے باز رکھنا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ إِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ
وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ ۗ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ
أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
13 ع 7 3 تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ۧ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ
تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَإِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ
لَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ
مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ
بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۗ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

(96) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے پانی کے جانوروں کا شکار حلال قرار دیا ہے۔ اسی طرح سمندر جس جانور کو تمھارے لیے باہر پھینک دے، زندہ ہو یا مردہ، وہ بھی حلال ہے۔ یہ تمھارے مقیم اور مسافر کے فائدے کے لیے ہے تاکہ وہ اسے زادِ راہ کے طور پر استعمال کرے اور تمھارے لیے خشکی کے شکار اس وقت تک حرام ہیں جب تک تم حج یا عمرے کے احرام میں ہو۔ اللہ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرو۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جس اکیلے کی طرف تم قیامت کے دن لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ (97) اللہ تعالیٰ نے حرمت والے گھر کعبۃ اللہ کو لوگوں کی گزران کا ذریعہ بنایا۔ اس سے ان کی دینی مصلحتیں نماز، حج اور عمرہ وابستہ ہیں اور دنیاوی مصلحتیں بھی جیسے حرم میں امن وامان اور ہر طرح کے پھلوں کا جمع ہونا وغیرہ۔ اور اللہ نے حرمت والے مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب) ان کے لیے قیامِ امن کا ذریعہ بنائے۔ ان میں وہ دوسروں کی لڑائی سے امن میں رہتے ہیں۔ اسی طرح ہدی اور ان کے گلے کے ہاروں کو بھی جو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ قربانی کے جانور حرم کی طرف لے جائے جا رہے ہیں، لوگوں کے لیے امن کا ذریعہ بنایا کہ کوئی انھیں تکلیف نہیں دیتا۔ یہ ایک طرح سے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ بلاشبہ اس سلسلے میں اس کے احکام تمھیں فائدہ پہنچانے اور قبل از وقت نقصان سے بچانے کے لیے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان چیزوں کا خوب علم ہے جو اس کے بندوں کے لیے بہتر ہیں۔ (98) اے لوگو! جان لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے والے کو سخت سزا دینے والا ہے اور جو توبہ کرے، اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (99) رسول کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ وہ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا دے جس کے پہنچانے کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے۔ اس کی ذمہ داری لوگوں کو ہدایت کی توفیق دینا نہیں۔ یہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ جانتا ہے جو ہدایت یا گمراہی تم ظاہر کرتے ہو اور جو دل میں چھپائے ہوئے ہو اور وہ ضرور تمھیں اس کا بدلہ بھی دے گا۔ (100) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں کہ کوئی بھی خبیث اور ناپاک چیز کسی بھی طیب اور پاک چیز کے برابر نہیں ہوسکتی، خواہ خبیث کی کثرت آپ کو بھلی لگے۔ اس کی کثرت اس کی فضیلت کی دلیل ہرگز نہیں۔ اے عقل والو! خبیث (حرام) کو ترک کر کے اور طیب (حلال) کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم جنت پا کر کامیاب ہوسکو۔ (101) اے ایمان والو! اپنے رسول ﷺ سے ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جن کی تمھیں ضرورت ہی نہ ہو اور نہ وہ تمھارے دین میں تمھاری مددگار ہوں۔ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں اس مشقت کی وجہ سے بری لگیں جو ان میں ہے۔ اگر تم نے رسول ﷺ پر نزولِ وحی کے زمانے میں ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جن کے متعلق پوچھنے سے تمھیں منع کیا گیا ہے تو وہ تمھارے لیے بیان کر دی جائیں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے کئی چیزوں کو نظر انداز کر دیا ہے جن کا تذکرہ قرآن میں نہیں، لہٰذا ان کے بارے میں سوال نہ کرو۔ اگر تم نے ان کے بارے میں سوال کیا تو تمھیں اس حکم کا پابند کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو جب وہ توبہ کر لیں، بخشنے والا ہے۔ وہ گناہوں پر ان کو سزا دینے کے معاملے میں نہایت بردبار ہے۔ (102) ایسی چیزوں کے بارے میں تم سے پہلے ایک قوم نے بھی پوچھا تھا، پھر جب انھیں ان پر عمل کرنے کا ذمہ دار ٹھہرا دیا گیا تو انھوں نے ان پر عمل نہ کیا جس وجہ سے وہ کافر ہو گئے۔ (103) اللہ تعالیٰ نے چوپائے حلال قرار دیے ہیں اور اس نے ان میں سے وہ چوپائے حرام نہیں کیے جو مشرکوں نے اپنے بتوں کی وجہ سے خود پر حرام کر لیے ہیں، جیسے بحیرہ: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو خاص تعداد میں بچے جنم دے لیتی تو اس کے کان کاٹ دیے جاتے اور سائبہ: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو ایک معین عمر کو پہنچ جاتی تو اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا۔ اسی طرح وصیلہ: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو مسلسل دو مادہ بچوں کو جنم دیتی۔ اور حام: اس سے مراد وہ اونٹ ہے جس کی جفتی سے کئی اونٹ پیدا ہو چکے ہوں۔ کافروں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے اور بہتان لگاتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ جانوروں کو حرام قرار دیا ہے اور کافروں کی اکثریت حق و باطل اور حلال و حرام میں فرق نہیں کرتی۔

فوائد: ❀ شعائر اللہ (اللہ کی نشانیوں) کا اصل مقصد یہ ہے کہ بندوں کو دنیاوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں اور ان سے نقصانات دور ہوں۔ ❀ کثرت پر اِترانا اور خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ کسی چیز کی کثرت اس کے حلال یا پاکیزہ ہونے کی دلیل ہرگز نہیں ہوتی۔ دلیل تو شرعی حکم میں چھپی ہوتی ہے۔ ❀ سوال کرنے کے آداب میں سے ہے کہ سوال معینہ حدود کے دائرے میں کیا جائے۔ جس چیز سے آدمی کو کوئی سروکار نہ ہو اور اسے اس کی ضرورت بھی نہ ہو، اس کے بارے میں سوال نہ کیا جائے۔ ❀ مشرکین کے ان تمام طریقوں کی مذمت کی گئی ہے جو انھوں نے مختلف جانوروں کو حرام قرار دینے کے لیے اختیار کر لیے تھے، جیسے: بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا
حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝١٠٤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا
يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٠٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا
حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ
مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ
اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ
شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝١٠٦ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ
اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ
الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ
مَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٧ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا
بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝١٠٨ ع 14 8 4

(104) بعض جانوروں کو حرام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں سے جب کہا جاتا ہے کہ آؤ اس قرآن کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اور آؤ رسول اکرم ﷺ کی سنت کی طرف تاکہ تم حرام سے حلال کی تمیز کر سکو، تو وہ کہتے ہیں: جو عقائد اور اقوال و افعال ہم نے اپنے بڑوں سے ورثے میں پائے ہیں، ہمیں وہی کافی ہیں۔ یہ انھیں کیسے کافی ہو گئے، حالانکہ ان کے بڑے کچھ جانتے تھے نہ وہ حق کے راہی تھے؟ ان کی پیروی تو وہی کرے گا جو ان سے بھی بڑا جاہل اور بڑا گمراہ ہو، چنانچہ یہ جاہل اور گمراہ ہیں۔

(105) اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو اور خود کو ان کاموں پر لگاؤ جن میں تمھاری جانوں کا بھلا ہے۔ اگر تم خود ہدایت پر ہو تو لوگوں میں سے جو تمھاری بات نہیں مانتا اور گمراہی پر لگا ہوا ہے، وہ تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔ تمھارے ہدایت پر ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔ قیامت کے دن اکیلے اللہ ہی کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے اور اس پر جزا و سزا بھی دے گا۔

(106) اے ایمان والو! جب دورانِ سفر تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب ہو، یعنی موت کے آثار نمایاں ہوں تو اسے اپنی وصیت پر دو مسلمان عادل گواہ بنا لینے چاہئیں اور اگر مسلمان موجود نہ ہوں تو بوقت ضرورت دو کافر مردوں ہی کو گواہ بنا لے۔ اگر ان کی گواہی مشکوک ہو تو انھیں کسی نماز کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑا کرو۔ وہ دونوں اللہ کے نام پر حلف اٹھائیں کہ وہ دونوں اللہ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے کو کسی چیز کے عوض بیچنے والے نہیں اور وہ کسی قرابت دار کی طرفداری کے لیے بھی ایسا نہیں کر رہے اور نہ وہ اس گواہی کو چھپا رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے ان کے پاس ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو گناہ گار اور نافرمان ٹھہریں گے۔

(107) اگر حلف اٹھانے کے بعد ان کی گواہی یا قسم جھوٹی ثابت ہو یا ان کی خیانت واضح ہو جائے تو پھر مرنے والے کے دو زیادہ قریبی رشتے دار ان کی جگہ حق سچ کی گواہی دیں یا قسم کھائیں۔ وہ ان الفاظ میں اللہ کی قسم کھائیں کہ ان پہلے قسم کھانے والوں نے اپنی سچائی اور امانت داری کی جو گواہی دی ہے، ہماری گواہی ان سے زیادہ صداقت والی اور سچی ہے کہ انھوں نے جھوٹ بولا اور خیانت کی ہے، اور ہم نے جھوٹ پر حلف نہیں اٹھایا۔ اگر ہم جھوٹے ہوں تو ہمارا شمار ظالموں اور اللہ کی حدیں توڑنے والوں میں ہو۔

(108) یہ مذکورہ گواہی کا طریقہ کہ شک کی صورت میں نماز کے بعد وہ دونوں گواہ کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں اور پھر ان کی گواہی کو رد کرنے والے بھی اسی انداز سے لوگوں کے سامنے گواہی دیں اور قسم کھائیں، اس سے یہ امکان بڑھ جاتا ہے کہ لوگ صحیح شرعی طریقے کے مطابق گواہی دیں اور اس میں کسی بھی قسم کے ہیر پھیر یا خیانت کا ارتکاب نہ کریں کیونکہ انھیں ڈر ہو گا کہ اگر انھوں نے غلط قسم اٹھائی تو مرنے والے کے ورثاء کی قسم سے ان کی قسم رد ہو جائے گی اور یوں سب کے سامنے ان کی رسوائی ہو گی۔ گواہی اور قسم میں جھوٹ اور خیانت چھوڑ کر اللہ سے ڈرو اور جس بات کا تمھیں حکم دیا جاتا ہے، اسے توجہ سے سنو اور قبول کرو۔ اللہ اپنی اطاعت سے نکل جانے والوں کو توفیق نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ جب بندہ خود کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رکھے اور حسبِ طاقت نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کا فریضہ ادا کرے تو اس کے بعد کسی کی گمراہی سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ اس سے دوسرے لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، خصوصاً ان میں سے گمراہ لوگوں کے بارے میں۔

❀ وصیت لکھنے کی ترغیب اور اسے محفوظ بنانے کے لیے اس پر عادل گواہ بنانے کا حکم ہے۔

❀ وصیت کے متعلق گواہی لینے کے شرعی طریقۂ کار کی عملی صورت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ
لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ
الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ
كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِيْ وَ
تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ
وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ
اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا
وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وقف لازم — الربع

(109) اے لوگو! قیامت کے اس دن کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے ان سے فرمائے گا: جن امتوں کی طرف میں نے تمھیں بھیجا تھا، انھوں نے تمھیں کیا جواب دیا؟ وہ اس جواب کو اللہ کے سپرد کرتے ہوئے کہیں گے: ہمیں کچھ علم نہیں، اے ہمارے رب! اصل علم تو تجھے ہی ہے کیونکہ غیب کی باتیں تو تو اکیلا ہی جانتا ہے۔

(110) یاد کیجیے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! میرا وہ انعام یاد کرو جب میں نے تمھیں بغیر باپ کے پیدا کیا۔ میرے اس انعام کو یاد کرو جو میں نے تمھاری والدہ مریم پر کیا جب انھیں اپنے زمانے کی ساری عورتوں میں سے چن لیا۔ میرے اس احسان کو یاد کرو جب میں نے جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے سے تمھاری تائید کی۔ تم دودھ پیتے بچے تھے تو اس وقت لوگوں سے باتیں کرتے اور انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتے تھے اور بڑی عمر میں بھی جو پیغام میں نے تمھیں دیا، وہ لوگوں کو بتاتے رہے۔ میرا تم پر یہ بھی انعام تھا کہ میں نے تمھیں لکھنا سکھایا اور اس تورات کی تعلیم دی جو موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی اور انجیل کی بھی تعلیم دی جو تم پر اتاری گئی۔ اس کے علاوہ میں نے تمھیں شریعت کے اسرار و رموز، فوائد اور حکمتیں بھی سکھائیں۔ تم پر میرا یہ بھی انعام تھا کہ تم مٹی سے پرندے کی شکل کا ڈھانچہ بناتے اور پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا۔ تم پیدائشی نابینے اور پھلبہری والے کو اس کے مرض سے میرے حکم سے شفا دیتے تھے اور تم اللہ سے مُردوں کو زندہ کرنے کی دعا کر کے ان کو زندہ کرتے تھے۔ یہ سب کچھ میرے حکم سے ہوتا تھا۔ اور میرا یہ بھی تم پر ایک انعام تھا کہ میں نے تم سے اس وقت بنی اسرائیل کو دور کیا جب تم ان کے پاس واضح معجزات لائے اور وہ تمھیں قتل کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے ان معجزات کا یکسر انکار کیا اور کہا کہ یہ جو عیسیٰ (علیہ السلام) لائے ہیں، یہ کھلا جادو ہے۔

(111) میرا یہ انعام بھی یاد کرو کہ میں نے تمھیں تمھارے مددگار مہیا کیے۔ جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ وہ مجھ پر اور تم پر ایمان لائیں تو وہ ایمان و فرماں برداری پر تیار ہو گئے اور کہا: اے ہمارے رب! تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرماں بردار اور مسلمان ہیں۔

(112) اور وہ وقت یاد کرو جب حواریوں نے کہا: کیا تمھارا رب یہ کرسکتا ہے کہ جب تم اس سے دعا کرو تو وہ آسمان سے دسترخوان نازل کرے؟ تو عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں جواب دیا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس مطالبے کو چھوڑ دو، کہیں اس میں تمھاری آزمائش نہ ہو۔ مزید ان سے کہا: اگر تم مومن ہو تو رزق کی طلب میں اپنے رب پر بھروسا کرو۔

(113) حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ اس دسترخوان سے کھائیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالِ قدرت کے بارے میں اور آپ کے اللہ کے رسول ہونے کے بارے میں ہمارے دلوں کو اطمینان نصیب ہو اور ہمیں یقینی علم ہو جائے کہ آپ جو کچھ اللہ کی طرف سے لائے ہیں، اس کے بارے میں آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم اس پر ان لوگوں کے لیے گواہی دینے والے بنیں جو اس دسترخوان کے وقت موجود نہ ہوں۔

فوائد: ❀ اس بات کا اثبات کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بڑی اور حقیر تمام مخلوقات کو جمع فرمائے گا۔

❀ عیسیٰ علیہ السلام کی بشریت اور ان کے حسی معجزوں کا اثبات جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے، جیسے: مُردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی اندھے اور پھلبہری والے کو تندرست کرنا۔

❀ اس بات کا بیان کہ انبیاء علیہم السلام کے معجزے پیروکاروں کی ثابت قدمی اور مخالفوں کو لاجواب کرنے کے لیے ہوتے ہیں اور وہ انبیاء کی اپنی مرضی سے ظاہر ہوتے ہیں نہ خود ان کی کاوش سے ہوتے ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رونما ہوتے ہیں۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ
تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ
خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ
مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ ﴿١١٥﴾ ع — 15 ع 5
وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي
وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ
مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي — وقف النبي صلى الله عليه وسلم
وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ
إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ
وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ
تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ
الصّٰدِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع — 16 ع 5 6

(114) تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی: اے ہمارے رب! ہم پر کھانے کا دسترخوان نازل فرما تاکہ ہم اس کے نزول کے دن کو عید قرار دیں اور تیرا شکر بجالاتے ہوئے اس کی تعظیم کریں۔ ہم جو اس وقت زندہ ہیں اور جو ہمارے بعد آئیں گے، وہ سب کے لیے عید ہو اور وہ تیری وحدانیت کی نشانی اور دلیل ہو اور جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے، اس کی صداقت کا ثبوت بھی ہو جائے۔ ہمیں ایسا رزق عطا فرما جو تیری عبادت میں ہمارا معاون ہو۔ اے ہمارے رب! تو سب سے بہترین رزق دینے والا ہے۔

(115) اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کی اور فرمایا: جس دسترخوان کے نازل کرنے کا تم نے مطالبہ کیا ہے، میں اسے نازل کر رہا ہوں، پھر جس نے اس کے نازل ہونے کے بعد اس کی ناقدری کی تو وہ خود ہی کو ملامت کرے۔ میں اسے ایسا سخت عذاب دوں گا جو میں نے کسی کو نہ دیا ہوگا کیونکہ اس نے کھلا معجزہ دیکھنے کے بعد انکار کیا جس سے پتہ چلا کہ وہ محض عناد، ضد اور سرکشی کی بنا پر کفر کر رہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان پر دسترخوان نازل فرما دیا۔

(116) اس وقت کو یاد کریں جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو؟ عیسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہوئے جواب دیں گے: میرے یہ لائق نہیں کہ میں انھیں حق کے علاوہ کوئی بات کہتا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ میں نے یہ بات کہی ہے تو تجھے تو علم ہے کیونکہ تجھ سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ تُو تو میرے ضمیر اور دل کی بات بھی جانتا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ بلاشبہ تو اکیلا ہی ہے جو ہر غیب کو جانتا ہے۔ تجھے ہر چھپی اور ظاہری بات کا علم ہے۔

(117) عیسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے عرض کریں گے: میں نے ان سے صرف وہی بات کی جس کا تو نے ان سے کہنے کا مجھے حکم دیا تھا کہ وہ صرف تیری عبادت کریں۔ جب تک میں ان میں موجود رہا، ان کی باتوں کا نگران تھا اور جب تو نے میری ان کے درمیان مدتِ اقامت ختم کر کے مجھے زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیا تو اے میرے رب! پھر ان کے اقوال واعمال کا تو ہی محافظ تھا۔ تو ہر چیز پر گواہ ہے اور تجھ سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔ جو کچھ میں نے ان سے کہا یا جو انھوں نے میرے بعد کہا، اس میں سے کچھ بھی تجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ (118) اے میرے رب! اگر تو انھیں عذاب دے تو یقیناً وہ تیرے بندے ہیں، تو جو چاہے ان کے ساتھ کرے۔ اگر تو ان میں سے ایمان والوں کو بخش کر ان پر احسان کر دے تو تجھے اس سے کوئی روکنے والا نہیں۔ تو سب پر غالب ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(119) اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے گا: یہ وہ دن ہے جس میں نیتوں، عملوں اور باتوں میں سچ اختیار کرنے والوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی۔ ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی نہ مریں گے۔ اللہ ان سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور ہمیشہ کی نعمتیں پا کر وہ بھی اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے۔ اس جزا اور رضا کا پالینا ہی عظیم کامیابی ہے۔ کوئی کامیابی اس کے ہم پلہ اور برابر نہیں ہو سکتی۔

(120) اکیلے اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ ان دونوں کا خالق اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔ ان میں موجود تمام مخلوقات پر بھی اسی کی بادشاہی ہے اور وہی ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، لہٰذا اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ حجت قائم ہونے اور واضح دلائل آ جانے کے بعد کفر و شرک اور سرکشی پر اڑنے والے کو اللہ تعالیٰ نے وعید سنائی ہے۔
❀ عیسائیوں کے اس دعوے سے عیسیٰ علیہ السلام کی براءت کہ انھوں نے ان سے کہا تھا کہ وہ اللہ یا اللہ کے بیٹے ہیں یا انھوں نے رب اور الٰہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔
❀ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے عظیم اور شرف وعزت والے انبیاء علیہم السلام سے پوچھ گچھ کرے گا تو کم درجہ لوگوں سے معاملہ کیسے ہوگا؟
❀ سچائی کی قدر و منزلت اور اللہ تعالیٰ کا سچ بولنے والوں کی تعریف کرنا اور اس بات کا بیان کہ قیامت کے دن سچائی فائدہ دے گی۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ
فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ
وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ⑥
وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ⑧

سورۂ انعام مکی ہے

سورت کے مقاصد: عقیدۂ توحید کا اثبات اور مشرکین کی گمراہیوں کا رد۔

تفسیر: ① تمام تر کمالات کے ساتھ توصیف اور اعلیٰ خوبیوں کے ساتھ تعریف جس میں محبت بھی شامل ہو صرف اس اللہ کے لیے ثابت ہے جس نے بغیر کسی سابقہ نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ دن اور رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ جس نے رات کو تاریک بنایا اور دن کو جگمگایا۔ اس کے باوجود کافر دوسروں کو اللہ کے برابر اور اس کا شریک قرار دیتے ہیں۔

② اے لوگو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا۔ جب اس نے تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا، تو اس نے دنیا کی زندگی میں تمھارے ٹھہرنے کی مدت کا تعین کیا، پھر ایک اور مدت کا تعین کیا جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تمھارا قیامت کے روز اٹھایا جانا ہے، پھر تم اٹھائے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرتے ہو۔

③ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین میں معبود برحق ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ تمھاری چھپی نیتوں، عملوں اور باتوں کو خوب جانتا ہے اور جو تم علانیہ کرتے ہو، اسے بھی جانتا ہے اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ بھی دے گا۔

④ اور مشرکوں کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نشانی یا دلیل آتی ہے، وہ اسے خاطر میں نہ لاتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں۔ یقیناً ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرنے والے واضح ثبوت اور یقینی دلائل آچکے ہیں اور اس کے رسولوں کی صداقت پر دلالت کرنے والی نشانیاں آگئی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ان کی پروا کیے بغیر ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

⑤ اگر وہ ان روشن دلائل اور واضح ثبوتوں کے باوجود منہ موڑتے ہیں تو کوئی عجیب بات نہیں، وہ اس سے بھی واضح دلائل سے منہ موڑ چکے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن لے کر آئے، انھوں نے اسے جھٹلایا۔ جب قیامت کے دن وہ عذاب دیکھیں گے تو انھیں اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ آپ کے لائے ہوئے جس کلام کا وہ مذاق اڑاتے تھے، وہ برحق ہے۔

⑥ کیا ان کافروں کو اللہ تعالیٰ کے طریقۂ کار کا علم نہیں کہ وہ ظالم قوموں کو کیسے تباہ کرتا ہے؟ یقیناً اس نے ان سے پہلے کئی امتوں کو تباہ کیا جنھیں اس نے زمین میں قوت وبقا کے ایسے وسائل عطا کیے تھے جو ان کافروں کو عطا نہیں کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر موسلا دھار بارشیں نازل کیں اور ان کے لیے نہریں جاری کیں جو ان کے گھروں کے نیچے بہتی تھیں لیکن انھوں نے پھر بھی اللہ کی نافرمانی کی تو اس نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کیں۔

⑦ اے رسول! اگر ہم اوراق میں لکھی ہوئی کتاب آپ پر نازل کر دیتے اور یہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کرتے اور اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو چھو کر یقین بھی کر لیتے تو بھی اپنی ہٹ دھرمی اور نکتہ چینی کی وجہ سے ایمان نہ لاتے اور کہتے: یہ جو کچھ آپ لائے ہیں، کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں ہے، لہٰذا ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

⑧ کافروں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل کر دیتا جو ہم سے کلام کرتا اور گواہی دیتا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ اگر ہم ان کے بیان کیے ہوئے انداز کے مطابق فرشتہ نازل کر دیتے اور پھر یہ ایمان نہ لاتے تو ہم انھیں ہلاک کر دیتے اور اس کے نزول کے بعد انھیں توبہ کی بھی مہلت نہ ملتی۔

فوائد: ❀ کافروں کا سخت عناد اور اس بات کا بیان کہ حسی دلائل کے ذریعے سے ان پر حجت قائم ہونے کے باوجود بھی وہ کفر پر اڑے رہے۔

❀ سابقہ امتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قانون پر غور کرنا چاہیے تاکہ ان کی ہلاکت کے اسباب کا علم ہو اور ان سے محتاط رہا جا سکے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی بندوں پر رحمت ہے کہ اس نے ان پر کسی فرشتے کو رسول بنا کر نہیں اتارا۔ اگر وہ آجاتا تو پھر بندوں کو اسے نہ ماننے پر توبہ کی مہلت بھی نہ ملتی۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا
يَلْبِسُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ
بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾ قُلْ
سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾
قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ
اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ
لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾

1 ع 10 7

(9) اگر ہم ان کی طرف بھیجے گئے رسول کو فرشتہ بناتے تو بھی اسے کسی مرد کی شکل ہی میں بھیجتے تاکہ وہ اس کی بات سن سکتے اور اس سے سیکھ سکتے کیونکہ اگر وہ اپنی اصلی شکل میں، جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا، ان کے پاس آجاتا تو وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا پاتے اور اگر ہم اسے مرد کی شکل میں بھیجتے تو پھر اس کے معاملے میں بھی انھیں شبہ ہو جاتا۔

(10) اگر یہ آپ کے ساتھ فرشتے کے اتارنے کا مطالبہ ازراہ مذاق کر رہے ہیں تو پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کا مذاق اڑایا، پھر اس عذاب نے انھیں گھیر لیا جس کا وہ انکار کرتے تھے اور جب انھیں اس سے ڈرایا جاتا تھا تو اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(11) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے اور مذاق کرنے والوں سے کہہ دیں: زمین میں چلو پھرو، پھر غور و فکر کرو کہ اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان کی طاقت و عزت کے باوجود اللہ کے عذاب نے انھیں آدبوچا۔

(12) اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: آسمانوں کی بادشاہی کس کے پاس ہے؟ زمین کا اقتدار کس کے پاس ہے؟ اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے، اس کا حاکم کون ہے؟ کہہ دیں: ان سب کی بادشاہی اللہ کے پاس ہے۔ اس نے اپنے بندوں پر فضل و احسان کرتے ہوئے مہربانی کرنا اپنے اوپر لازم ٹھہرا لیا ہے، اس لیے وہ ان کے توبہ نہ کرنے کے باوجود بھی انھیں جلد سزا نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، جس دن میں کوئی شک نہیں۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود کو خسارے میں ڈال لیا، وہ ایمان نہیں لاتے کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو خسارے سے بچا لیں۔

(13) دن اور رات میں موجود ہر چیز پر اکیلے اللہ کی بادشاہت ہے۔ وہ ان کے اقوال کو خوب سننے والا، ان کے افعال کو خوب جاننے والا ہے اور جلد ان پر انھیں جزا دے گا۔

(14) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ بتوں وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں: کیا یہ بات عقل میں آتی ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو مددگار بناؤں جس سے میں دوستی کروں اور مدد مانگوں؟ حالانکہ اللہ وہ ذات ہے جو آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی پچھلے نمونے کے بنانے والی ہے۔ ان کی تخلیق کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔ وہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے، اس کے بندوں میں سے کوئی اسے رزق نہیں دیتا۔ وہ اپنے بندوں سے بے نیاز ہے اور اس کے بندے اس کے محتاج ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں کہ میرے رب تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس امت میں سب سے پہلے اس کا فرمانبردار اور مطیع بنوں اور اس نے مجھے منع کیا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جو اس کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔ (15) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر میں نے وہ گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جنھیں اس نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے، جیسے شرک وغیرہ، یا ان کاموں کو چھوڑ کر اس کی نافرمانی کی جنھیں کرنے کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، جیسے ایمان اور اطاعت کے دوسرے کام، تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھے بہت بڑا عذاب دے گا۔ (16) جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یہ عذاب دور کر دے، وہ اللہ کی رحمت پا کر کامیاب ہو گیا اور عذاب سے نجات ہی وہ واضح کامیابی ہے کہ کوئی کامیابی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ (17) اے ابن آدم! اگر تجھ پر اللہ کی طرف سے کوئی آزمائش آجائے تو اسے اللہ کے سوا کوئی تجھ سے دور نہیں کر سکتا اور اگر اس کی طرف سے تجھے کوئی خیر ملے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور نہ اس کے فضل کو کوئی رد کر سکتا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ (18) وہ اپنے بندوں پر غالب اور انھیں مطیع کرنے والا ہے۔ ان پر ہر اعتبار اور پہلو سے برتر و بلند ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، نہ اس پر کوئی غالب آسکتا ہے۔ سب اس کے لیے عاجزی کرنے والے ہیں۔ وہ اپنے بندوں سے اوپر ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے کہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

فوائد: ❀ ہر رسول کو اسی جنس (انسانوں) میں سے بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رسول کی بات اچھے طریقے سے سن کر محفوظ کر سکیں اور ان کے لیے قبول کرنا آسان ہو۔ ❀ اس بات کی دعوتِ فکر کہ پہلے لوگوں نے اگر بار بار نافرمانی کی روش اختیار کی تو اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں سزا بھی بار بار ملی۔ ❀ نافرمانی اور اس کے نتائج سے ڈرنا واجب ہے۔ ❀ انسان پر جو بھی آزمائش آتی ہے، اسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور انسان کو ملنے والی خیر اور بھلائی کو اللہ کے سوا کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اس کی نعمت کو کوئی روک نہیں سکتا۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۣ
وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ
لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ۭ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا
هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ (وقف لازم)
الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ (وقف لازم)
فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ (ع 2 / 10 / 8)
كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا
مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ
اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰۤی اِذَا جَاۗءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ
وَیَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ یُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

(19) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے جو آپ کو جھٹلا رہے ہیں، پوچھیں: میری صداقت پر گواہی دینے والی کون سی چیز سب سے بڑی اور برتر ہے؟ ان سے کہہ دیں: میری صداقت پر اللہ تعالیٰ سب سے عظیم اور برتر گواہ ہے۔ وہ میرے اور تمھارے درمیان گواہ ہے۔ وہ جانتا ہے جو میں تمھارے پاس لایا ہوں اور تمھارا ردعمل بھی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن میری طرف وحی کیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے سے تمھیں ڈراؤں اور جس انسان اور جن تک یہ پہنچے، اسے بھی اس کے ساتھ ڈراؤں۔ اے مشرکو! بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کئی معبودوں کا عقیدہ رکھتے ہو۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو عقیدہ تم رکھتے ہو، اس کے باطل ہونے کی وجہ سے میں اس کا اقرار نہیں کرتا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبود برحق ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں ہر اس چیز سے بری ہوں جسے تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

(20) یہود جنھیں ہم نے تورات دی اور عیسائی جنھیں ہم نے انجیل دی، وہ اللہ کے نبی محمد ﷺ کو اچھی طرح جانتے ہیں جیسے وہ دوسروں کے بیٹوں کے درمیان اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایمان نہ لانے کی وجہ سے خود کو آگ میں داخل کر کے خسارہ اٹھایا۔

(21) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے کوئی شریک اللہ کی طرف منسوب کیا اور پھر اللہ کے ساتھ اس کی بھی عبادت کی یا ان آیات کو جھٹلایا جو اس نے اپنے رسول پر نازل کیں۔ بلاشبہ جن ظالموں نے اللہ کا شریک بنایا اور اس کی آیتوں کو جھٹلایا، اگر انھوں نے توبہ نہ کی تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

(22) قیامت کے دن کو یاد کریں جب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے، کسی ایک کو بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے، پھر ان لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے کہیں گے جنھوں نے اللہ کے شریک بنائے: تمھارے وہ شریک کہاں ہیں جنھیں تم جھوٹے دعوے کرتے ہوئے اللہ کے شریک کہتے تھے؟

(23) اس سوال کے بعد ان کی معذرت کا ایک ہی طریقہ ہوگا کہ وہ اپنے معبودوں سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے اور جھوٹ بولتے ہوئے کہیں گے: اللہ کی قسم! اے ہمارے رب! ہم دنیا میں تیرے ساتھ شرک کرنے والے نہیں تھے بلکہ ہم تو تجھے وحدہ لا شریک مانتے تھے اور تجھ پر ایمان رکھتے تھے۔

(24) اے رسول (ﷺ)! دیکھیں: انھوں نے خود سے شرک کی نفی کر کے اپنے آپ پر کیسا جھوٹ بولا ہے؟ دنیا کی زندگی میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کے جو خود ساختہ شریک بنا رکھے تھے، وہ سب غائب ہو گئے اور انھیں بے یار و مددگار چھوڑ گئے۔ (25) اے رسول (ﷺ)! جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو کئی مشرک بڑی توجہ سے سنتے ہیں، لیکن جو وہ سنتے ہیں، اس سے انھیں نفع نہیں ہوتا کیونکہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ قرآن نہ سمجھ سکیں۔ اس کا سبب ان کی اسلام دشمنی اور بے رخی ہے۔ ہم نے ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دیے ہیں تاکہ وہ نفع بخش کلام نہ سن سکیں۔ وہ جتنے مرضی واضح ثبوت اور کھلے دلائل دیکھ لیں، ایمان نہیں لائیں گے حتی کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو باطل کے ذریعے سے حق کے بارے میں آپ سے جھگڑتے ہوئے کہتے ہیں: آپ جو لائے ہیں، وہ پہلی کتابوں ہی سے لیا گیا ہے۔ (26) وہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں۔ وہ کسی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتے ہیں نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنے اس رویے سے خود ہی کو تباہ کر رہے ہیں۔ انھیں معلوم نہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، اس سے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔

فوائد: ❀ نبی اکرم ﷺ کو قرآن دے کر بھیجنے میں یہ حکمت ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچانا اور اسے بیان کرنا ہے اور اس میں سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے شریک کی نفی کی اور بالخصوص اپنے بارے میں مشرکین کے گھڑے ہوئے جھوٹوں کی تردید کی ہے۔ ❀ اس بات کا بیان کہ یہود و نصاریٰ انکار اور کفر کے باوجود نبی اکرم ﷺ کی حقانیت سے آشنا تھے۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کے کمال عدل میں سے ہے کہ وہ عابد و معبود اور پیروی کرنے والے اور پیروی کیے جانے والے کو قیامت کے دن ایک ہی میدان میں جمع کرے گا تاکہ وہ ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکیں۔ ❀ ہر قرآن سننے والا اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ کبھی کوئی رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے، جیسے دل پر مہر لگ جانا یا کانوں سے نفع بخش کلام سننے کی صلاحیت ختم ہو جانا وغیرہ۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ
بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٢٧ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا۟
يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا۟ لَعَادُوا۟ لِمَا نُهُوا۟ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ
لَكَٰذِبُونَ ٢٨ وَقَالُوٓا۟ إِنْ هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوثِينَ ٢٩ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ
هَٰذَا بِٱلْحَقِّ ۚ قَالُوا۟ بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا
كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ٣٠ ع قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِلِقَآءِ ٱللَّهِ ۖ حَتَّىٰٓ 3 ع 10 9
إِذَا جَآءَتْهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا۟ يَٰحَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا
وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ٣١ وَ
مَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ
يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٣٢ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُۥ لَيَحْزُنُكَ ٱلَّذِى
يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ
يَجْحَدُونَ ٣٣ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا۟ عَلَىٰ
مَا كُذِّبُوا۟ وَأُوذُوا۟ حَتَّىٰٓ أَتَىٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِن نَّبَإِى۟ ٱلْمُرْسَلِينَ ٣٤

(27) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ دیکھیں جب قیامت کے دن انھیں آگ (دوزخ) پر پیش کیا جائے گا تو وہ افسوس کرتے ہوئے کہیں گے: کاش! ہمیں دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم اللہ کی آیات کو نہ جھٹلائیں گے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس وقت یقیناً آپ کو ان کی بدحالی کا برا اور عجیب منظر نظر آئے گا۔

(28) معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسے انھوں نے کہا کہ اگر انھیں لوٹا دیا جائے تو وہ ایمان لے آئیں گے بلکہ جب ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے تو ان کی وہ بات ظاہر ہو جائے گی جسے وہ چھپا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار اللہ کی قسم! ہم شرک کرنے والے نہیں تھے۔ اگر ان کا دنیا میں جانا فرض کر لیا جائے تو بھی یہ دوبارہ اسی شرک و کفر کا ارتکاب کریں گے جس سے انھیں منع کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ لوٹ کر ایمان لانے کے اپنے وعدے میں جھوٹ بول رہے ہیں۔

(29) مشرکوں نے کہا: زندگی صرف یہی ہے جس میں ہم جی رہے ہیں اور ہمیں حساب کے لیے نہیں اٹھایا جائے گا۔

(30) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ دیکھیں جب ان قیامت کے منکروں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا کہ ان کا حال کس قدر برا ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: کیا یہ اٹھائے جانے کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے، ثابت اور برحق نہیں، جس میں کوئی شک وشبہ نہیں؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے رب کی قسم کھاتے ہیں جس نے ہمیں پیدا کیا کہ یہ دن حق سچ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: پھر اس دن کا انکار کرنے کی وجہ سے عذاب چکھو، جسے تم دنیا کی زندگی میں جھٹلاتے تھے۔

(31) یقیناً وہ لوگ خسارے میں پڑ گئے جنھوں نے قیامت کے دن اٹھائے جانے کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کو ناممکن سمجھا حتی کہ جب ان کے پاس اچانک قیامت آ جائے گی جس کا انھیں پہلے علم نہ تھا تو وہ شدید پچھتاوے میں کہیں گے: ہائے افسوس! ناکامی ہمارا مقدر بن گئی اور ساری امیدیں خاک میں مل گئیں کہ ہم نے اللہ کی ذات سے کفر کر کے اور قیامت کے دن کی تیاری نہ کر کے کوتاہی کا ارتکاب کیا۔ وہ اپنے گناہ اپنی پشتوں پر اٹھائے ہوں گے۔ خبردار! ان برائیوں کا بوجھ نہایت ہی برا ہوگا جو انھوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔ (32) یہ دنیا کی زندگی جس کے تم شیدائی ہو، سوائے دھوکے اور کھیل تماشے کے کچھ نہیں، بالخصوص اس شخص کے لیے جو اس میں اللہ کی رضا کے کام نہیں کرتا۔ آخرت ان لوگوں کے لیے بہت بہتر ہے جو مطلوبہ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہوئے، نیز اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں شرک اور نافرمانی کو چھوڑتے ہوئے اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اے مشرکو! کیا تمھیں عقل نہیں کہ تم ایمان لاؤ اور نیک عمل کرو؟

(33) اے رسول (ﷺ)! ہم جانتے ہیں کہ ان کے آپ کو جھٹلانے سے آپ کو ظاہر میں پریشانی ہوتی ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ ان کا یہ جھٹلانا اوپر اوپر سے ہے، اندر سے وہ بھی جانتے ہیں کہ آپ صادق اور امین ہیں لیکن یہ ظالم لوگ دل سے اس پر یقین رکھتے ہیں اور آپ کے سامنے آپ کے حکم کا زبان سے انکار کرتے ہیں۔

(34) آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ صرف آپ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا رہے ہیں۔ آپ سے پہلے کئی رسولوں کو جھٹلایا گیا اور ان کی قوموں نے ان کو اذیتیں دیں۔ انھوں نے صبر سے ان کا سامنا کیا اور دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا کام جاری رکھا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی مدد کا جو وعدہ لکھا ہے، اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ کے پاس پہلے نبیوں کی خبریں آ چکی ہیں کہ انھیں ان کی قوموں سے کس طرح تکلیفیں پہنچیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کو تباہ کر کے ان کی کس طرح مدد کی۔

فوائد: ❀ اس بات کا بیان کہ مشرک اگرچہ ظاہر میں رسول اکرم ﷺ کو جھٹلاتے تھے لیکن اندر ہی اندر وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا پورا یقین رکھتے تھے۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے پر پریشان نہ ہوں۔ آپ اکیلے کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہو رہا بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بھی مشرکوں کا یہی رویہ رہا ہے۔

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ
نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ
الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَ
قَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن
يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي
الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا
فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ
يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ
اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾
بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَاءَ وَتَنسَوْنَ
مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ
وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا
وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾

النّصف

وقفِ منزل – وقفِ غفران

ع 4 11 10

35 اے رسول (ﷺ)! جو حق آپ ان کے پاس لائے ہیں، ان کا اسے جھٹلانا اور اس سے منہ موڑنا اگر آپ پر گراں گزرتا ہے تو اگر آپ کو قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لیں، پھر وہاں سے ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے معجزات کے علاوہ کوئی معجزہ یا واضح نشانی لے آئیں تو ایسا کر کے دیکھ لیں، یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ اگر اللہ چاہتا تو انھیں آپ کی لائی ہوئی اسی ہدایت پر جمع کر دیتا لیکن اس نے اپنی کامل حکمت سے ایسا نہیں چاہا، لہٰذا آپ اس سے جاہل اور ناواقف رہنے والوں میں سے نہ ہوں کہ ان کے ایمان نہ لانے پر حسرت و افسوس کرتے ہوئے اپنی زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔
36 بلا شبہ جو حق آپ لائے ہیں، اسے صرف وہ قبول کرتے ہیں جو کلام سنتے اور اسے سمجھتے ہیں۔ کفار تو مُردے ہیں۔ ان کا کوئی حال نہیں۔ ان کے دل مردہ ہو چکے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اٹھائے گا، پھر اس اکیلے کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے تاکہ وہ ان کے اعمال کی انھیں جزا دے جو انھوں نے آگے بھیجے۔
37 اور مشرکوں نے ایمان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اور ٹال مٹول کرتے ہوئے کہا: محمد (ﷺ) پر کوئی خلافِ عادت نشانی کیوں نازل نہیں کی گئی جو ان کے رب کی طرف سے ان کے لائے ہوئے پیغام کی صداقت کی قطعی دلیل ہوتی؟ اے رسول! کہہ دیں: جیسی نشانی وہ چاہتے ہیں، اللہ ویسی نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن ایسا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی کہ معجزات اللہ تعالیٰ کی حکمت کے مطابق رونما ہوتے ہیں، ان کے مطالبے کے مطابق نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ وہ نشانی نازل کر دیتا اور وہ ایمان نہ لاتے تو اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کر دیتا۔ 38 اے آدم کی اولاد! زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جانور ہیں اور فضا میں اڑنے والے جتنے پرندے ہیں، وہ بھی اپنی تخلیق اور رزق کے اعتبار سے تمھاری طرح الگ الگ جنسیں ہیں۔ ہم نے لوحِ محفوظ میں کسی چیز کی بھی کمی نہیں چھوڑی، اس میں ہر چیز درج کر رکھی ہے۔ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں، پھر قیامت کے دن حساب اور فیصلے کے لیے سب اپنے اکیلے پروردگار کے پاس جمع کیے جائیں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے مطابق جزا دے گا۔ 39 جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کی مثال تو بہروں کی سی ہے جو سن نہیں سکتے اور ان گونگوں کی سی ہے جو بول نہیں سکتے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ طرح طرح کی تاریکیوں میں پڑے ہیں کہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ بھلا جس کی یہ حالت ہو، وہ ہدایت کیسے پا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے جسے گمراہ کرنا چاہے، اسے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کی ہدایت کا ارادہ کرے، اسے ہدایت سے نوازتا ہے اور اسے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔ 40 اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تمھارے معبود نفع دے سکتے ہیں یا نقصان سے بچا سکتے ہیں تو مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا جس قیامت کے آنے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ آ جائے تو اس آزمائش اور مصیبت کو ٹالنے کے لیے کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ 41 سچ یہ ہے کہ اس وقت تم اپنے پیدا کرنے والے اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارو گے، پھر اگر وہ چاہے گا تو تم سے مصیبت دور کر دے گا اور تکلیف ختم کر دے گا۔ وہی یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس پر قادر ہے۔ جہاں تک تمھارے ان معبودوں کا تعلق ہے جنھیں تم نے اللہ کا شریک بنایا ہے، تو تم انھیں چھوڑ دو گے کیونکہ تمھیں علم ہے کہ وہ نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ 42 اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے امتوں کی طرف کئی رسول بھیجے، انھوں نے انھیں جھٹلایا اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات سے منہ موڑا تو ہم نے انھیں اپنے رب کا فرماں بردار اور مطیع بنانے کے لیے مختلف طرح کی سخت سزائیں دیں، جیسے فقر و فاقہ اور کئی جسمانی بیماریاں۔ 43 اگر وہ ہماری آزمائش آنے پر اللہ کے سامنے جھک جاتے اور گڑگڑاتے کہ اللہ ان سے یہ مصیبت دور کر دے تو ہم ضرور ان پر رحم کرتے۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے اور انھوں نے عبرت اور نصیحت نہ پکڑی۔ جس کفر اور گناہوں کا وہ ارتکاب کرتے تھے، شیطان نے وہی ان کے لیے خوشنما بنا دیے اور وہ انھی پر قائم رہے۔

فوائد: ❀ کافروں کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ حقیقی زندگی دل کا زندہ ہونا ہے کہ وہ حق قبول کرے اور ہدایت کی پیروی کرے۔ ❀ آزمائشوں میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت بھی کارفرما ہوتی ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کو اس لیے آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے کہ ان کے دل نرم ہوں اور وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ ❀ گمراہ لوگوں کے پاس مال و دولت کی فراوانی اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ڈھیل ہوتی ہے۔

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ
حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ
مُبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَ
أَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۗ انْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ
أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ
الظَّالِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۖ
فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا
يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾ ع 5 11
وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ
لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾

(44) جب شدید بیماری اور فقر میں مبتلا کر کے انھیں نصیحت کی گئی اور انھوں نے اس کی بھی پروا نہ کی اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل نہ کیا تو ہم نے ان کا فقر و فاقہ ختم کر دیا۔ ان پر رزق کے دروازے کھول کر ان کی رسی دراز کر دی اور ان کی بیماری ختم کر کے انھیں صحت دے دی حتی کہ جب وہ اترانے لگے اور اپنی خوشحالی پر پوری طرح خود پسندی اور تکبر کا شکار ہو گئے تو ان پر اچانک ہمارا عذاب آ گیا تو ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا اور وہ بدحواس اور مایوس ہو گئے۔

(45) چنانچہ رسولوں کی مدد کر کے اور ان ظالم کافروں کو پوری طرح تباہ و برباد کر کے ان کی جڑ تک کاٹ دی گئی اور تمام تعریفیں اور شکر تمام جہانوں کے یکتا رب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اپنے دشمنوں کو ہلاک کیا اور اپنے دوستوں کی مدد فرمائی۔

(46) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر اللہ تعالیٰ تمھاری سننے کی صلاحیت چھین کر تمھیں بہرہ کر دے اور تمھاری بصارت چھین کر تمھیں اندھا کر دے اور تمھارے دلوں پہ مہر لگا دے کہ تم کچھ سمجھ نہ سکو تو کون معبود برحق ہے جو تمھاری یہ کھوئی ہوئی صلاحیتیں واپس کر سکے؟ اے رسول! غور کریں کیسے ہم ان کے لیے دلائل کھول کر مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ ان سے منہ موڑتے ہیں۔

(47) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آ جائے اور تمھیں اس کا شعور اور احساس ہی نہ ہو یا وہ کھلم کھلا آ جائے تو اس عذاب میں صرف ظالم ہی پکڑے جائیں گے کیونکہ انھوں نے ہی اپنے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا ہے۔

(48) ہم جو رسول بھیجتے ہیں، ان کا مقصد صرف ایمان والوں اور اطاعت والوں کو اُن ہمیشہ رہنے والی اور نہ ختم ہونے والی نعمتوں کی خبر دینا ہوتا ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں اور کافروں اور نافرمانوں کو ہمارے سخت عذاب سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے، چنانچہ جو شخص رسولوں پر ایمان لایا اور اپنے عمل کی اصلاح کی، ایسے لوگوں کو اپنی آخرت میں پیش آنے والے معاملات کا کوئی ڈر نہ ہوگا اور دنیا کی جو لذتیں اور فوائد ان سے رہ گئے، ان پر کوئی حسرت اور غم نہ ہوگا۔

(49) جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، انھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

(50) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے رزق کے خزانے ہیں اور میں ان میں اپنی مرضی سے تصرف کرتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی مجھے بتا دے۔ میں تم سے یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ ہوں۔ میں تو اللہ کا رسول ہوں۔ صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے اور جو میرا اختیار نہیں، میں اس کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا کافر جس کی بصیرت حق سے محروم ہے اور مومن جس نے دل کی آنکھوں سے حق کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ اے مشرکو! کیا تم اپنے آس پاس بکھری ہوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر اپنی عقل سے غور و فکر نہیں کرتے؟

(51) اے رسول (ﷺ)! آپ اس قرآن کے ساتھ ان لوگوں کو ڈرائیں جو قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتے ہیں۔ وہاں اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز نہ ہوگا جو انھیں نفع پہنچائے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جو ان سے تکلیف دور کرے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈریں۔ یہی لوگ ہیں جو قرآن سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام بشر تھے۔ ان میں ربوبیت کی خصوصیات وصفات بالکل نہیں تھیں۔ ان کی ذمہ داری تبلیغ کرنا تھی۔ وہ کائنات میں کسی بھی تصرف کا اختیار نہیں رکھتے تھے، نہ غیب جانتے تھے اور نہ رزق وغیرہ کے خزانوں کے مالک تھے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَ
مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ
الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ
مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾
وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ
رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذَٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٥﴾ ع قُلْ إِنِّي 6 5 12
نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۚ قُل لَّا
أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾
قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا
تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ
خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ﴿٥٧﴾ قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ
لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴿٥٨﴾

(52) اے رسول (ﷺ)! اپنی مجلس سے غریب اور مسکین مسلمانوں کو دور نہ کریں جو دن کے شروع اور آخر میں، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں اور خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ مشرکین کے وڈیروں کو مائل کرنے کی خاطر انھیں دور نہ کریں۔ ان مسکینوں کے حساب میں سے آپ کے ذمے کچھ نہیں، ان کا حساب تو ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ آپ کے حساب میں سے ان کے ذمے کچھ ہے۔ بلاشبہ اگر آپ نے انھیں اپنی مجلس سے دور کیا تو آپ کا شمار بھی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والوں میں ہوگا۔

(53) اسی طرح ہم نے ان کو ایک دوسرے کے ساتھ آزمانے کے لیے انھیں دنیاوی مال و متاع میں ایک دوسرے سے مختلف بنا دیا۔ ہم نے انھیں اس کے ساتھ آزمایا تاکہ مال دار کافر غریب اہلِ ایمان سے کہیں کہ کیا اللہ نے ہم میں سے ان فقیروں پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان کو ہدایت کے لیے چنا؟ اگر ایمان میں خیر ہوتی تو یہ لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے، ہم ہی سبقت لیتے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے قدردانوں کو اچھی طرح جانتا نہیں کہ انھیں ایمان کی توفیق دے، اور ان نعمتوں کے ناقدروں کو نہیں جانتا کہ انھیں رسوا کرے اور وہ ایمان نہ لائیں؟ کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ انھیں خوب جانتا ہے۔

(54) اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری ان آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی لائی ہوئی شریعت کی صداقت پر دلالت کرتی ہیں تو ان کی عزت افزائی کے لیے ان کے سلام کا جواب دیں اور انھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی خوشخبری سنائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم اور احسان کرتے ہوئے اپنے اوپر مہربانی کرنا لازم کر لیا ہے، چنانچہ جس نے تم میں سے جہالت اور بے وقوفی سے گناہ کا ارتکاب کیا، پھر گناہ کرنے کے بعد توبہ کر لی اور اپنے عمل کی اصلاح کر لی تو اس نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا، اللہ تعالیٰ وہ معاف کر دے گا۔ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(55) جس طرح ہم نے آپ کے لیے مذکورہ وضاحت کی ہے، اسی طرح ہم اپنے دلائل اور ثبوت اہلِ باطل کے لیے بیان کرتے ہیں۔ یہ اس لیے بھی کہ مجرموں کا طریقہ کار اور منہج (راہِ عمل) واضح کر دیں تاکہ اس سے دور رہا جائے اور اجتناب کیا جا سکے۔

(56) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی عبادت سے روکا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ آپ کہہ دیں: میں غیر اللہ کی عبادت کے بارے میں تمھاری خواہشات کی پیروی نہیں کرتا۔ اگر میں اس معاملے میں تمھاری خواہشات کے پیچھے چلوں تو میں راہِ حق سے بھٹک جاؤں گا اور راہِ راست پر چلنے والوں میں سے نہیں رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل کے بغیر خواہشات کی پیروی کرنے والے ہر شخص کا یہی حال ہوتا ہے۔

(57) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر چل رہا ہوں، خواہشات پر نہیں اور تم نے اس دلیل کو جھٹلا دیا ہے۔ جو عذاب اور جو معجزات تم جلدی مانگتے ہو، وہ میرے اختیار میں نہیں۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ تمھارے اس مطالبے سمیت ہر فیصلہ اور حکم اکیلے اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ حق کہتا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ وہی پاک ذات سب سے بہتر انداز میں حق کو باطل سے نمایاں اور واضح کرنے والی ہے۔

(58) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: جس عذاب کی تم نے جلدی مچا رکھی ہے، اگر وہ میرے قبضے اور اختیار میں ہوتا تو میں اسے تم پر نازل کر دیتا۔ اس وقت پھر اس معاملے کا فیصلہ ہو جاتا جو میرے اور تمھارے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہ انھیں کتنی مہلت دینی ہے اور کب انھیں پکڑنا ہے۔

فوائد: ❀ داعی کو اپنے پیروکاروں کا دھیان رکھنا چاہیے، بالخصوص ان کمزور لوگوں کا جو حق کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ اسے چاہیے کہ انھیں قریب کرے اور کفار کو خوش کرنے کی خاطر انھیں دور کرنے پر سمجھوتہ نہ کرے۔ ❀ دن کے شروع اور آخر میں کی جانے والی عبادات کی اہمیت کی طرف آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش بناتا ہے، چنانچہ رزق کے معاملے میں اور کفر و ایمان میں ان کے درجے مختلف ہیں۔ کفر اور ایمان کا تعلق رزق کی تنگی یا فراوانی سے نہیں ہے۔ ❀ داعی کو خوش اخلاق اور ہنس مکھ ہونا چاہیے، نیز اپنے ساتھیوں کو سلام کرے اور کھلے دل کا مظاہرہ کرے۔ ❀ داعی پر اپنے عقیدے، منہج اور طرزِ عمل میں خواہشاتِ نفس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ
وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ
يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ
ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ ع 7 5 13
فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ
مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ
يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ
اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ
مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى
اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ
يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ
لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

(59) اکیلے اللہ ہی کے پاس غیب کے خزانے ہیں جنھیں اس کے سوا کوئی
نہیں جانتا۔ وہ خشکی کی تمام مخلوقات حیوانات، نباتات اور جمادات
سب کو جانتا ہے اور سمندر میں جو حیوانات، نباتات اور جمادات ہیں،
انھیں بھی خوب جانتا ہے۔ کسی بھی جگہ گرنے والا کوئی پتّا، زمین میں
چھپایا گیا کوئی دانہ اور خشک و تر تمام چیزیں، یہ سب نہایت واضح
کتاب لوحِ محفوظ میں درج ہیں۔ (60) اللہ ہی ہے جو نیند کے وقت
تمھاری روحیں عارضی طور پر قبض کر لیتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ تم نے
دن کے وقت ہشاش بشاش رہتے ہوئے کیا عمل کمائے ہیں۔ وہ نیند
میں تمھاری روحیں قبض کرنے کے بعد دن کے وقت تمھیں دوبارہ اٹھا
دیتا ہے تاکہ تم اپنے کام کاج کرو۔ یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا ہے
جب تک تمھاری اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر عمر ختم نہیں ہو جاتی، پھر قیامت
کے دن تمھیں اٹھا کر اسی اکیلے رب کے حضور پیش کیا جائے گا اور وہ
تمھیں بتائے گا کہ تم دنیا کی زندگی میں کیا عمل کرتے تھے اور تمھیں ان
کا بدلہ بھی دے گا۔ (61) اللہ ہی اپنے بندوں پر غالب اور انھیں تابع
کرنے والا ہے۔ وہ ہر اعتبار سے ان پر بلند اور حاوی ہے۔ اس کے
سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے۔ وہ بندوں سے اوپر ہے جیسے اس کی عظمت و
شان کے لائق ہے۔ اے لوگو! وہ تم پر معزز فرشتے بھیجتا ہے جو اس
وقت تک تمھارے اعمال شمار کرتے رہتے ہیں جب تک موت کا فرشتہ
اور اس کے معاون آ کر تمھاری روح قبض نہیں کر لیتے۔ جس بات کا ان
فرشتوں کو حکم ملا ہے، وہ اس میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ (62) پھر جن کی
روحیں قبض ہو چکی ہیں، ان سب کو ان کے حقیقی مالک کے پاس لوٹایا
جائے گا تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے
جس کا عادلانہ فیصلہ اور حکم ان پر نافذ ہونے والا ہے۔ وہ بہت جلد تمھارا
شمار کرنے والا اور تمھارے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے۔ (63) اے
رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: خشکی اور سمندر کے اندھیروں
میں پیش آنے والی ہلاکتوں سے تمھیں کون بچاتا اور نجات دیتا ہے؟ تم
خود کو حقیر سمجھتے ہوئے عجز و انکسار سے علانیہ اور چپکے چپکے اسی کو پکارتے
ہوئے کہتے ہو: اگر ہمارے رب نے ہمیں ان خطرات سے بچا لیا تو ہم
اپنے اوپر ہونے والے اس کے انعامات کا شکر ضرور بجا لائیں گے کہ
اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ (64) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اللہ ہی ہے جو تمھیں ان ہلاکتوں سے بچاتا اور ہر مصیبت سے تمھیں محفوظ رکھتا ہے، پھر جب تم پر آسانیاں آ جاتی ہیں تو تم
اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنے لگتے ہو، بتاؤ اس سے بڑا ظلم کیا ہے؟ (65) اے رسول (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمھارے اوپر سے پتھروں، بجلی کی کڑک
اور طوفان کی صورت میں کوئی عذاب نازل کرے، یا تمھارے نیچے سے کوئی عذاب لے آئے، جیسے زلزلے اور زمین میں دھنسانا، یا اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں دوریاں پیدا کر دے تو تم میں سے ہر کوئی اپنی
خواہشات کی پیروی کرنے لگے اور اس طرح ایک دوسرے سے لڑائی کرنے لگے۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں ہم کس طرح ان کے لیے مختلف قسم کے دلائل اور ثبوت دیتے ہیں اور ان کی وضاحت کرتے ہیں
تاکہ جو حق آپ لائے ہیں، وہ اسے سمجھیں اور انھیں پتہ چلے کہ جو ان کے پاس ہے، وہ باطل ہے۔ (66) اس قرآن کو آپ کی قوم نے جھٹلایا، حالانکہ یہ حق ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک
نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: میں تم پر کوئی نگران مقرر نہیں کیا گیا۔ میں تو صرف سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمھیں ڈرانے والا ہوں۔ (67) ہر خبر کے پورا ہونے کا ایک وقت مقرر ہے، اس کی ایک انتہا
ہے جس تک پہنچ کر وہ اپنے انجام کو پہنچ جاتی ہے۔ ایسے ہی تمھارے انجام اور خاتمے کی خبر ہے۔ عنقریب تمھیں اس کا علم ہو جائے گا جب تمھیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

فوائد: ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ علم غیب اکیلے اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا علم نہایت وسیع ہے۔ اس سے کوئی چیز ''پوشیدہ'' نہیں رہتی اور مخلوقات میں سے معمولی
سے معمولی چیز اپنی تمام تر تفصیلات کے ساتھ اس کے پاس لکھی ہوئی محفوظ ہے۔ ❀ ثابت ہوا کہ نیند بھی ایک طرح کی موت ہے، اس میں روحیں قبض کر لی جاتی ہیں اور جاگتے وقت روحیں لوٹا
دی جاتی ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے استحقاق کے لیے فطرت سے استدلال کیا گیا ہے کہ کافر بھی مجبوری اور تباہی میں گرنے کے وقت اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اس کی طرف رجوع
کرتے ہیں اور یہ ان کی فطرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ اکیلے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ ❀ مشرکین کو ان کے طرزِ عمل کی وجہ سے قابلِ ملامت ٹھہرایا گیا ہے اور اس بات پر دلیل قائم کی گئی
ہے کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے کیونکہ سمندر میں جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو فطرت کے تقاضوں کے مطابق اکیلے اللہ کو پکارتے ہیں اور جب وہ انھیں بچا لیتا اور خشکی کی طرف
نجات عطا کر دیتا ہے تو پھر اس کے ساتھ شرک شروع کر دیتے ہیں۔

وَ اِذَا رَاَيۡتَ الَّذِيۡنَ يَخُوۡضُوۡنَ فِيۡۤ اٰيٰتِنَا فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ حَتّٰى
يَخُوۡضُوۡا فِيۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنۡسِيَنَّكَ الشَّيۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ
بَعۡدَ الذِّكۡرٰى مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ
مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّلٰـكِنۡ ذِكۡرٰى لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ
الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَهُمۡ لَعِبًا وَّلَهۡوًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا وَ
ذَكِّرۡ بِهٖۤ اَنۡ تُبۡسَلَ نَفۡسٌ ۢ بِمَا كَسَبَتۡ ۖ لَيۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ ۚ وَاِنۡ تَعۡدِلۡ كُلَّ عَدۡلٍ لَّا يُؤۡخَذۡ مِنۡهَا ؕ اُولٰٓـئِكَ
الَّذِيۡنَ اُبۡسِلُوۡا بِمَا كَسَبُوۡا ۚ لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ
8 ع 10 14 اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قُلۡ اَنَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنۡفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعۡقَابِنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ
كَالَّذِى اسۡتَهۡوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ فِى الۡاَرۡضِ حَيۡرَانَ لَهٗۤ اَصۡحٰبٌ
يَّدۡعُوۡنَهٗۤ اِلَى الۡهُدَى ائۡتِنَا ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰى ؕ
وَاُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنۡ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اتَّقُوۡهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ
الثلٰثة السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ

68 اے رسول (ﷺ)! جب آپ مشرکوں کو ہماری آیات کا ٹھٹھا مذاق اڑاتے دیکھیں تو ان سے دور ہو جائیں یہاں تک کہ وہ ہماری آیتوں کا مذاق اڑانا چھوڑ دیں اور کسی دوسری گفتگو میں مشغول ہو جائیں۔ اگر شیطان آپ کو بھلا دے اور آپ ان کے ساتھ بیٹھے رہ جائیں تو یاد آنے پر ان کی مجلس چھوڑ دیں اور ان زیادتی کرنے والے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

69 جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے ہیں، ان پر ان ظالموں کے حساب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری نہیں۔ ان کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ ان ظالموں کو برے کاموں سے منع کریں جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں، شاید وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں، اس کے احکام مان لیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جائیں۔

70 اور اے رسول (ﷺ)! ایسے مشرکوں سے الگ تھلگ رہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اس سے ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں اور دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے والے ساز و سامان نے انھیں دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اے نبی (ﷺ)! آپ اس قرآن کے ذریعے سے لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا جس سے وہ مدد مانگ سکے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جو اس سے قیامت کا عذاب دور کر سکے اور جب وہ اللہ کے عذاب سے نجات پانے کے لیے کوئی بھی فدیہ دے گا تو اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے نافرمانیوں کے سبب خود کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ قیامت کے دن ان کے لیے ان کے کفر کے باعث پینے کو انتہائی گرم مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔

71 اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کریں جو نہ نفع کے مالک ہیں کہ ہمیں نفع پہنچائیں اور نہ نقصان دینا ان کے اختیار میں ہے کہ وہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکیں؟ کیا ہم اللہ کی طرف سے ایمان کی توفیق ملنے کے بعد اسے چھوڑ کر مرتد ہو جائیں اور اس شخص جیسے بن جائیں جسے شیاطین نے گمراہ کر کے زمین میں بے راہ کر دیا ہو کہ وہ حیران پھرتا ہے، اور اس کے کچھ ساتھی بھی ہوں جو سیدھی راہ پر ہوں اور اسے حق کی طرف بلا رہے ہوں اور وہ ان کی پکار قبول کرنے سے قاصر ہو؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی سچی ہدایت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی توحید کو اپنا کر اس اکیلے کی عبادت کرتے ہوئے اُس کے فرمانبردار بن جائیں اور وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔

72 اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم نماز کامل طریقے سے ادا کریں اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر تقویٰ اختیار کریں۔ قیامت کے دن تمام لوگ اس اکیلے رب ہی کی طرف جمع کیے جائیں گے تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے۔

73 وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ جس دن اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز سے کہے گا: ''ہو جا'' تو وہ ہو جائے گی۔ جب قیامت کے دن وہ کہے گا: اٹھو، تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

فوائد: ❀ اہلِ باطل اور لہو و لعب میں مشغول لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا جائز نہیں۔ جب تک وہ اپنے اس فضول انداز کو چھوڑ نہیں دیتے، ان کی مجالس سے الگ ہی رہنا ضروری ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا کسی کے محاسبے کا جواب دہ نہیں ہے، بلکہ وہ تو دعوت پہنچانے اور نصیحت کرنے کی حد تک جواب دہ ہے۔

❀ وعظ و نصیحت کرنا غافلوں اور متکبروں کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

❀ توحید کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ جو نفع و نقصان کا مالک نہ ہو اور نہ تصرف کا اختیار رکھتا ہو، وہ قطعی طور پر معبود برحق نہیں ہو سکتا۔

قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ
اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾
وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ
هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾
اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّىْ فِي اللّٰهِ
وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْــــًٔا ۭ
وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ
اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾

اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے جو ہر صورت پوری ہوگی۔ اور قیامت کے دن ساری بادشاہت خاص اس اکیلے کی ہوگی جب اسرافیل دوسری دفعہ نرسنگھے (صور) میں پھونک مارے گا۔ وہ چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ ایسا باخبر ہے کہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں، پوشیدہ امور اس کے لیے ایسے ہی ہیں جیسے ظاہر امور ہیں۔

(74) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک باپ آزر سے کہا: اے ابا جان! کیا آپ بتوں کو معبود قرار دے کر اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو؟ بلاشبہ میں آپ کو اور آپ کی قوم کو جو بتوں کی عبادت کرتی ہے، غیر اللہ کی عبادت کرنے کے سبب کھلا گمراہ اور راہِ حق سے بھٹکا ہوا سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کے سوا تمام معبود باطل ہیں۔

(75) جس طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کے باپ اور قوم کی گمراہی کا مشاہدہ کرایا، اسی طرح ہم نے انھیں آسمانوں اور زمین کی وسیع سلطنت دکھائی تاکہ وہ اس وسیع و عریض سلطنت سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اکیلے عبادت کے مستحق ہونے پر استدلال کریں اور تاکہ انھیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(76) جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی تو انھوں نے ایک ستارہ دیکھا اور کہا: یہ میرا رب ہے۔ جب وہ ستارہ چھپ گیا تو انھوں نے کہا: میں غائب ہو جانے والے کو پسند نہیں کرتا کیونکہ سچا اور برحق معبود موجود ہوتا ہے، غائب نہیں ہوتا۔

(77) اور جب انھوں نے چاند طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی غائب ہو گیا تو انھوں نے کہا: اگر میرے رب نے مجھے اپنی توحید اور خاص اپنی ہی عبادت کی توفیق نہ دی تو میں اس کے دینِ حق سے بہت دور بھٹکے ہوئے لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(78) اور جب انھوں نے سورج طلوع ہوتے دیکھا تو کہا: یہ طلوع ہونے والا سورج میرا رب ہے۔ یہ ستارے اور چاند سے بھی بڑا ہے۔ پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو کہا: اے میری قوم! میں ان سے بری ہوں جنھیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔
اور جب انھوں نے اللہ کے سوا ان تمام معبودوں سے اظہار براءت کیا تو لگتا ہے کہ قوم نے ان سے پوچھا: تو پھر آپ کس کی عبادت کریں گے؟ انھوں نے کہا:

(79) بلاشبہ میں نے اپنا دین اس ذات کے لیے خالص کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کیا ہے۔ میں شرک سے لاتعلق ہو کر خالص توحید کی طرف مائل ہوں اور میں ان مشرکوں میں سے نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے ہیں۔

(80) ان کی مشرک قوم نے ان سے توحید باری تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کیا اور انھیں اپنے بتوں سے ڈرایا دھمکایا تو انھوں نے ان سے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس یکتا کی عبادت کے بارے میں جھگڑتے ہو جبکہ مجھے میرے رب نے اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق دی ہے۔ میں تمھارے بتوں سے ہرگز نہیں ڈرتا کیونکہ وہ نہ نقصان کے مالک ہیں کہ میرا کوئی نقصان کر سکیں اور نہ نفع دینے کا اختیار رکھتے ہیں کہ میرا کوئی فائدہ کر سکیں مگر جو اللہ چاہے، چنانچہ جو اللہ چاہے، وہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم بھی ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو کفر و شرک تم کر رہے ہو، اس کے بارے میں نصیحت قبول کر کے اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟

(81) میں تمھارے ان بتوں سے کیسے ڈروں جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو، حالانکہ جب تم بغیر کسی دلیل کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہو تو اللہ کے ساتھ اپنے اس شرک میں تمھیں کوئی خوف نہیں آتا؟ موحدین اور مشرکین کے ان دو گروہوں میں سے امن و سلامتی کا زیادہ حق دار کون ہے؟ اگر تم دونوں میں سے امن کے زیادہ مستحق کو جانتے ہو تو اس کی پیروی کرو۔ بلاشبہ امن کا مستحق گروہ اہلِ ایمان موحدین کا گروہ ہے۔

فوائد: ❀ مخلوقات میں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر دلیل لینا قرآنی طریقِ استدلال ہے۔
❀ صریح عقلی دلائل اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو تسلیم کرنے تک پہنچا دیتے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ
وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ ع وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ 9 ع 12 15
نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا
لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَ
هَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ
وَإِلْيَاسَ ۚ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ
وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾
ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ
أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ
فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَا
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾ ع 10 ع 8 16

(82) وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کی شریعت کی پیروی کی اور اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہ کیا، صرف انھی لوگوں کے لیے امن و سلامتی ہے، دوسروں کے لیے نہیں۔ وہی توفیق یافتہ لوگ ہیں جنھیں ان کے رب نے ہدایت کے راستے کی توفیق دی ہے۔

(83) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ...﴾ ''اور امن و سلامتی کا زیادہ حقدار کون؟'' ہی وہ دلیل ہے جس کے ذریعے سے ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم پر غالب آ گئے حتیٰ کہ انھیں لاجواب کر دیا۔ (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو قوم سے مناظرہ کرنے کے لیے عطا کی تھی۔ ہم اپنے بندوں میں سے جس کے چاہتے ہیں، دنیا و آخرت میں درجے بلند کرتے ہیں۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب پیدا کرنے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا اور اپنے بندوں کو خوب جاننے والا ہے۔

(84) ہم نے ابراہیم کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا عطا کیے اور سبھی کو سیدھی راہ کی توفیق دی۔ ان سے پہلے نوح علیہ السلام کو راہِ حق کی توفیق بخشی تھی۔ نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے داود، ان کے بیٹے سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ان کے بھائی ہارون علیہم السلام کو راہِ حق پر چلنے کی توفیق دی۔ ہم نے انبیاء علیہم السلام کو ان کے احسان اور نیکی پر جو بدلہ دیا، اسی طرح کا بدلہ اپنے نیکوکار بندوں کو ان کے احسان اور نیکی پر دیں گے۔

(85) اسی طرح ہم نے زکریا، یحییٰ، عیسیٰ ابن مریم اور الیاس علیہم السلام کو بھی توفیق دی۔ مذکورہ تمام انبیاء علیہم السلام نیکوکار تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا۔

(86) اسی طرح ہم نے اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام کو توفیق دی اور یہ تمام انبیاء جن کے سرخیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انھیں ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔

(87) ہم نے بعض کے آباء و اجداد، بعض کی اولاد اور بعض کے بھائیوں میں سے جسے چاہا، راہِ حق کی توفیق بخشی اور انھیں چُن لیا اور توحید اور اطاعت الٰہی کی سیدھی راہ پر چلنے والا بنا دیا۔

(88) یہ جوان کو راہِ راست پر چلنے کی توفیق ملی تو یہ خاص اللہ کی توفیق تھی جو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، عطا کرتا ہے۔ اگر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے تو ان کے عمل بھی برباد ہو جاتے کیونکہ شرک نیک اعمال برباد کر دینے والا ہے۔

(89) یہی مذکورہ بالا انبیاء ہیں جنھیں ہم نے کتابیں عطا کیں، حکمت و دانائی سے نوازا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اگر آپ کی قوم ان تینوں چیزوں کا انکار کرے جو ہم نے انھیں دی ہیں تو یقیناً ہم نے ان کے لیے ایسی قوم تیار کر رکھی ہے جو ان کا انکار نہیں کرے گی بلکہ ان پر ایمان لا کر اس پر کاربند ہو گی، اور وہ ہیں مہاجرین و انصار اور قیامت تک نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے۔

(90) یہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے ساتھ ان کے جن آباء و اجداد، بیٹوں اور بھائیوں کا ذکر ہے، وہی صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ تھے، لہٰذا آپ ان کی پیروی کریں، ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی قوم سے کہہ دیں: اس قرآن کی تبلیغ پر میں تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ قرآن تو تمام جنوں اور انسانوں کے لیے نصیحت ہی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے صراط مستقیم اور صحیح راہ کی ہدایت پا سکیں۔

فوائد: ❀ توحید کی فضیلت یہ ہے کہ یہ بندے کو امن کی ضمانت دیتی ہے، خصوصاً آخرت میں جب سب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے۔
❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دعوت پہنچائی، نہ کہ اپنی قدرت و طاقت سے۔
❀ تمام انبیائے کرام علیہم السلام دعوتِ توحید میں یکساں موقف رکھتے تھے، تاہم ان کے درمیان شرعی احکام کی تفصیلات میں فرق تھا۔
❀ انبیاء علیہم السلام کی پیروی قابلِ تعریف منہج ہے، خصوصاً توحید کے اصولوں میں ان کی پیروی ضروری ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ
مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ
هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿91﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿92﴾ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ
اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓي اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿93﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿94﴾ ع 11 ع 4 17

(91) اور ان مشرکوں نے صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہی نہیں کی جس طرح اس کی تعظیم کا حق تھا جب انھوں نے اس کے نبی محمد ﷺ کے بارے میں کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی وحی نہیں اتاری۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: موسیٰ علیہ السلام پر تورات کس نے اتاری جو نور، ہدایت اور ان کی قوم کے لیے راہنمائی تھی؟ یہود اسے مختلف اوراق میں رکھتے ہیں۔ جو ان کی خواہشات کے موافق ہو، اسے ظاہر کر دیتے ہیں اور جو ان کی خواہشات کے مخالف ہو، اسے چھپا لیتے ہیں، جیسے محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات کو وہ چھپاتے ہیں۔ اے اہل عرب! تمھیں اس قرآن کے ذریعے سے ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جو تم اور تم سے پہلے تمھارے بڑے نہیں جانتے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اسے اللہ نے اتارا ہے، پھر انھیں ان کی گمراہی اور جہالت میں بھٹکتا چھوڑ دیں کہ وہ ٹھٹھا مذاق کریں یہاں تک کہ انھیں موت آ جائے۔

(92) اے نبی (ﷺ)! یہ قرآن عظیم کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر اتارا ہے۔ یہ مبارک کتاب ہے جو اپنے سے پہلے آنے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ آپ اہلِ مکہ اور مشرق و مغرب میں بسنے والے دوسرے سب لوگوں کو اس کے ذریعے سے ڈرائیں تاکہ وہ ہدایت پا سکیں۔ جو لوگ آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اپنی نمازوں کے ارکان و فرائض اور دوسرے مسنون اعمال ان کے شرعی اوقات میں ادا کر کے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(93) کوئی شخص اس سے بڑا ظالم نہیں جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا اور کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا، یا اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے، حالانکہ اس پر کوئی وحی نہ اتاری گئی ہو، یا وہ کہے کہ میں بھی اللہ کے قرآن نازل کرنے کی طرح کلام نازل کر سکتا ہوں۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ وہ وقت دیکھیں جب ان ظالموں پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے اور فرشتے انھیں عذاب دینے اور مارنے کے لیے اپنے ہاتھ ان کی طرف پھیلائے انھیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں: نکالو اپنی جانیں تاکہ ہم انھیں اپنے قبضے میں لے لیں۔ آج تمھیں ایسا عذاب دیا جائے گا جو تمھیں ذلیل و رسوا کرے گا اور اس کا سبب تمھارے وہ جھوٹ ہیں جو تم اللہ تعالیٰ پر باندھتے تھے کہ تم نبی ہو اور تم پر وحی آتی ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی طرح قرآن نازل کر سکتے ہو، اور دوسرا سبب اللہ کی آیتوں پر ایمان لانے سے تکبر کرنا ہے۔ آپ یہ منظر دیکھیں تو دیکھتے رہ جائیں کہ کتنا خوفناک ہے۔

(94) انھیں دوبارہ اٹھائے جانے کے دن کہا جائے گا: آج تم ہمارے پاس تن تنہا آئے ہو۔ نہ تمھارے پاس مال ہے نہ حکومت و ریاست، جیسے ہم نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، ننگے پاؤں، ننگے جسم، بغیر ختنوں کے۔ جو کچھ ہم نے تمھیں دیا تھا، نہ چاہتے ہوئے بھی تم اسے اپنے پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے ہو۔ آج ہم تمھارے ساتھ تمھارے معبود بھی نہیں دیکھ رہے جنھیں تم اپنا وسیلہ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور تم نے انھیں اللہ کی عبادت میں شراکت کا حق دار سمجھ رکھا تھا۔ تمھارا باہمی تعلق ٹوٹ چکا اور ان کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے شریک ہونے کا تمھارا گمان بھی تم سے گم ہو چکا ہے۔

فوائد: ❀ رسولوں کے معاملے میں نبیوں پر کتابیں نازل کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے اور نبی ﷺ بھی انھی رسولوں میں سے ایک ہیں۔

❀ لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا اور فریبی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتا ہے، اس طرح کہ کوئی ایسی بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے جو اس نے نہیں کہی یا کسی ایسی بات کی نفی کرتا ہے جو اللہ نے کہی ہو اور اللہ کے حق میں ایسی چیز ثابت کرتا ہے جس کی کوئی صحیح دلیل اس کے پاس نہ ہو۔

❀ روزِ قیامت ہر کوئی تن تنہا اٹھایا جائے گا۔ وہ ہر قسم کے عہدے اور لقب سے خالی ہوگا بلکہ فقیر اور مسکین بن کر آئے گا اور اس اکیلے ہی کا محاسبہ ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَمُخۡرِجُ
الۡمَيِّتِ مِنَ الۡحَىِّ ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَ
جَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ
الۡعَلِيۡمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِىۡ
ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۷﴾ وَ
هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ ؕ
قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّفۡقَهُوۡنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرًا
نُّخۡرِجُ مِنۡهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِهَا قِنۡوَانٌ دَانِيَةٌ
وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِهًا وَّغَيۡرَ
مُتَشَابِهٍ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَيَنۡعِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكُمۡ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الۡجِنَّ وَخَلَقَهُمۡ
12 ع 6 18 وَخَرَقُوۡا لَهٗ بَنِيۡنَ وَبَنٰتٍ ۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ ع
بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ
صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۱﴾

(95) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی دانے پھاڑتا ہے تو ان سے کھیتیاں باہر آتی ہیں اور وہی گٹھلیوں کو پھاڑتا ہے تو ان سے کھجور اور انگور وغیرہ کے پودے نکلتے ہیں۔ وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، جیسے انسان اور دیگر حیوانات کو نطفے سے پیدا کرتا ہے۔ بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے، جیسے نطفہ انسان سے اور انڈہ مرغی سے نکالتا ہے۔ یہ سب کچھ کرنے والا وہ اللہ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا۔ تو اے مشرکو! تم اس کی انوکھی کاریگری کا مشاہدہ کرنے کے بعد حق سے کیسے پھیرے جا رہے ہو؟

(96) وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو رات کی تاریکی سے صبح کی روشنی نکالتا ہے اور وہی ہے جس نے رات کو لوگوں کے لیے راحت وسکون کی چیز بنایا جس میں وہ روزگار کے لیے بھاگ دوڑ سے رک جاتے ہیں تاکہ دن میں روزی کی تلاش میں انھیں جو تھکاوٹ ہوئی، اسے دور کر سکیں۔ وہی ہے جس نے سورج اور چاند کو بنایا جو ایک مقرر حساب سے چل رہے ہیں۔ انوکھی کاریگری پر مبنی یہ مذکورہ امور اس ذات کا اندازہ ہیں جو ایسے غلبے والا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی مخلوق کو خوب جاننے والا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان کے لیے کیا چیز صحیح ہے۔

(97) اے اولادِ آدم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہی ہے جس نے تمھارے لیے آسمان میں ستارے بنائے تاکہ جب خشکی اور سمندر کے سفر میں تم پر راستے مشتبہ ہو جائیں تو ان سے راہنمائی لے سکو۔ یقیناً ہم نے اپنی قدرت پر دلالت کرنے والے دلائل کھول کر بیان کر دیے ہیں تاکہ غور وفکر کرنے والے لوگ سوچ بچار کر کے ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(98) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھیں ایک جان، یعنی تمھارے باپ آدم سے پیدا کیا۔ تمھاری تخلیق کا آغاز اس طرح ہوا کہ اس نے تمھارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمھیں اس سے پیدا کیا۔ اس نے تمھارے لیے قرار پکڑنے کی جگہ پیدا کی، جیسے تمھاری ماؤں کا رحم، اور ایک تمھارے سپرد کیے جانے کی جگہ بنائی جیسے تمھارے باپوں کی پشت۔ یقیناً ہم نے یہ دلائل ایسی قوم کے لیے کھول کر بیان کر دیے جو اللہ کے کلام کو سمجھتے ہیں۔

(99) وہ اللہ عزوجل ہی ہے جس نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا اور اس سے ہر قسم کی نباتات پیدا فرمائی، پھر ہم نے ان نباتات سے لہلہاتی کھیتیاں اور سرسبز درخت پیدا کیے، پھر ہم اس سے تہ بہ تہ دانے نکالتے ہیں جیسے بالیوں میں ہوتے ہیں اور کھجوروں کے شگوفوں سے گچھے نکلتے ہیں جو اس قدر جھکے ہوتے ہیں کہ کھڑا اور بیٹھا آدمی بآسانی انھیں پکڑ سکتا ہے۔ ہم نے انگوروں کے باغات پیدا کیے اور زیتون اور انار پیدا کیے جن کے پتے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں مگر پھل مختلف ہوتے ہیں۔ اے لوگو! اس کا پھل دیکھو جب ابتدا میں ہوتا ہے اور جب پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ اے لوگو! بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرنے والے واضح دلائل ہیں۔ اہلِ ایمان ہی ان دلائل اور براہین سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (100) جب مشرکوں نے یہ عقیدہ رکھا کہ جنّ نفع ونقصان کے مالک ہیں تو انھوں نے جنوں کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا دیا، حالانکہ انھیں تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ انھیں کسی دوسرے نے پیدا نہیں کیا، اس لیے اللہ تعالیٰ ہی عبادت کا زیادہ حق دار ہے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے بیٹے بنا لیے، جیسے یہود نے عزیر علیہ السلام کو اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا لیا اور مشرکوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک اور بلند ہے جو باطل پرست اس کے لیے بیان کرتے ہیں۔

(101) اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی اولاد کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں؟ اس نے تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

فوائد: ❀ مختلف چیزوں کی تخلیق اور انھیں رزق کی فراہمی، نیز ستاروں اور سیاروں کی گردش جیسے ظاہر اور قابلِ مشاہدہ امور کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے اپنی ربوبیت میں یکتا ہونے اور الوہیت کے مستحق ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ کیونکہ نباتات کی تخلیق، ان کی نشوونما، ان کا مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا اور ان کا حجم اور بارشوں کا نازل ہونا، اسی طرح نظام فلکی کا متحرک رہنا اور اس کے چلنے کا انتظام کرنا اور اسے قابو میں رکھنا، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت کا پتہ دیتی ہیں۔ ❀ جنوں کی عبادت کرنے کے باعث مشرکوں کی کم عقلی اور گمراہی کا بیان۔

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ
رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ
وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا
إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا
أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا
اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ
إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا
بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ
إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا
يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا
بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ ع

13 ع 10 19

(102) اے لوگو! مذکورہ بالا صفات کا مالک ہی تمھارا رب ہے۔ اس کے سوا تمھارا کوئی رب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی معبود برحق ہے۔ وہ ہر چیز کو وجود میں لانے والا ہے، لہٰذا اس اکیلے کی عبادت کرو کیونکہ وہی عبادت کا مستحق ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔

(103) نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ نگاہوں کو دیکھتا اور ان کا احاطہ کرتا ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ بڑا لطف وکرم کرنے والا اور ان سے پوری طرح باخبر ہے۔

(104) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلائل اور ثبوت آچکے ہیں۔ جس نے انھیں سمجھ کر مان لیا، اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو ان سے اندھا بنا رہا اور انھیں سمجھ کر نہ مانا تو اس کا نقصان نہ ماننے والے ہی کو ہوگا اور میں تم پر نگران نہیں ہوں کہ تمھارے اعمال کا حساب رکھوں۔ میں تو اپنے رب کا پیغام رساں ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ ہی تم پر ہر طرح سے نگران ہے۔

(105) جس طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر مختلف طرح کے دلائل اور ثبوت دیے ہیں، اسی طرح ہم وعدہ، وعید اور نصیحت سے متعلق دلائل بھی مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں اور عنقریب مشرک کہیں گے: یہ وحی نہیں ہے۔ آپ نے یہ اپنے سے پہلے والے اہلِ کتاب سے پڑھا ہے۔ ہم مختلف طرح کی آیات سے لوگوں کے لیے حق واضح کرتے ہیں تاکہ امتِ محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ایمانداروں کے لیے اچھی طرح وضاحت ہوجائے کیونکہ وہی حق قبول کرتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔

(106) اے رسول (ﷺ)! آپ اس حق کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی طرف سے بذریعہ وحی آپ کے پاس آیا ہے۔ آپ کا رب پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ آپ اپنا دل کافروں اور ان کی دشمنی میں مصروف نہ رکھیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

(107) اگر اللہ چاہے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تو وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرا سکتے۔ اے رسول! ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ ان کے اعمال کا حساب کریں اور نہ آپ ان پر نگران ہیں۔ آپ بس رسول ہیں اور آپ کی ذمہ داری میرا پیغام پہنچا دینا ہے۔ (108) اے ایمان والو! مشرک جن بتوں کی اللہ کے علاوہ پوجا کرتے ہیں، تم انھیں گالی مت دو، اگرچہ وہ نہایت گھٹیا ہیں اور گالی کے زیادہ حقدار ہیں، تاکہ کہیں مشرک حد سے گزرتے ہوئے اللہ کی شان اور قدر و منزلت سے جہالت کی وجہ سے اس کی گستاخی نہ کریں۔ جس طرح ان کی گمراہی ان کے لیے خوشنما بنادی گئی ہے، اسی طرح ہم نے ہر امت کے لیے اس کا اچھا یا برا عمل خوشنما بنادیا ہے چنانچہ وہ وہی کرتے ہیں جو ہم نے ان کے لیے مزین بنادیا ہے، پھر قیامت کے دن انھیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ دنیا میں کرتے تھے اور اس پر انھیں بدلہ بھی دے گا۔ (109) اور مشرکوں نے اللہ کی پکی قسم کھائی کہ اگر محمد (ﷺ) ان کی خواہش کے مطابق کوئی بڑا معجزہ لائے تو وہ ضرور اس معجزے پر ایمان لائیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: معجزے میرے ہاتھ میں نہیں کہ انھیں اتاروں۔ ان کو اتارنے کا اختیار تو بس اللہ کے پاس ہے، وہ جب چاہے نازل کرتا ہے۔ اے اہلِ ایمان! تمھیں اس کی کیا خبر کہ جب ان کی خواہش اور مطالبے کے مطابق معجزہ آجائے تو وہ ایمان ہی نہ لائیں؟ بلکہ وہ اپنی سرکشی اور انکار پر اڑے رہیں کیونکہ وہ ہدایت کے طلبگار ہی نہیں۔ (110) ہم ان کے دل اور ان کی نگاہیں اس طرح پھیر دیں گے کہ ان کے اور ہدایت کے درمیان حائل ہوجائیں، جیسا کہ ان کے عناد اور دشمنی کی وجہ سے ہم پہلی دفعہ ان کے اور قرآن پر ایمان کے درمیان حائل ہوئے تھے، اور انھیں ان کی گمراہی اور رب کے خلاف سرکشی میں حیران و پریشان بھٹکتا چھوڑ دیں۔

فوائد: ❀ ان آیات میں (جبریہ کے) اس عقیدے کا رد ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس پر ہدایت یا گمراہی مسلط کردی گئی ہے اور اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان کا کفر و شرک اس کے اپنے اختیار سے رونما ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جبر کرکے ظلم کرنے سے پاک ہے۔ ❀ کسی نبی کے اختیار میں نہیں تھا کہ وہ از خود جب چاہتا، کوئی معجزہ یا نشانی دکھا سکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر تھا۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی اس پر قادر ہے۔ وہ کمال حکمت والا ہے، اس لیے اس نے جب چاہا جس طرح چاہا، معجزے کا اظہار کیا۔ ❀ مشرکوں کے معبودانِ باطلہ کو اس احتیاط کے پیشِ نظر برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے کہ اس سے بڑے فساد کا خطرہ ہے اور وہ یہ کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کریں گے۔ ❀ کبھی اللہ تعالیٰ بندے اور ہدایت کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور اس کی نگاہ اور دل کو اپنی اطاعت کے علاوہ دوسری چیزوں کی طرف پھیر دیتا ہے اور یہ اس کے کفر کو پسند اور اختیار کرنے کی سزا ہوتی ہے۔